# 1920-درختوں کے بارہ میں معلومات

## سوال

کیا آپ مجھے مندرجہ ذیل پر قرآن وسنت سے دلائل دے سکتے ہیں ؟

شجرۃ طوبی ، شجرۃ الخلد ، شجرۃ المعرفہ ، الشجرۃ العظمیہ ، جنت ( آسمان ) میں سب سے لمبا درخت ۔

یہ سب درخت مسلمانوں کے ہاں معروف ہیں اور میں ان کے صداقت تلاش کررہا ہوں

## پسندیدہ جواب

قرآن وسنت میں بہت سارے درختوں کا ذکر ملتا ہے جن میں سے بعض کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے :

کھجور کا درخت :

یہ شجرۃ طیبہ ہے اللہ تعالی نے کلمہ توحید کی اس کے ساتھ مثال بھی بیان کی ہے ، کہ کلمہ توحید جب صدق قلب سے کہا جائے اور وہ دل میں جاگزین ہوجائے تو ایسے اعمال کا ثمر دیتا ہے جو ایمان کو قوی کرتے ہیں ۔

اللہ تعالی نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے :

{کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالی نے پاکیزہ کلمہ کی مثال کس طرح بیان فرمائی پاکیزہ کلمہ ایک پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں }. ابراھیم (24) ۔

اور یہ وہی درخت ہے جس کی مومن کے لیے مثال دی گئی ہے کہ وہ اس کے لیے بہت نفع مند اور دیرپا ہے اور اس کے فائدے کئی قسم کے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا :

درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے ؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ لوگ بستیوں کے درختوں کے بارہ میں سوچنے لگے ، عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آیا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرما گیا ، پھر صحابہ کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی ہمیں بتائیں کہ وہ کون سا درخت ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور ہے ۔ صحیح بخاری (60) ۔

زیتون کا درخت :

یہ وہ مبارک درخت ہے جس کے تیل کے صاف شفاف ہونے کی مثال بیان کی ہے ، جیسا کہ اللہ تعالی نے اس فرمان میں کہا ہے :

{اللہ تعالی آسمان وزمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایک طاق کی ہے جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے کی قندیل میں ہو اور شیشہ چمکتے ہوئے روشن ستارے کی طرح ہو وہ چراغ ایک بابرکت درخت زیتون کے تیل سے جلایا جاتا ہو جو درخت نہ شرقی ہے نہ غربی اس کا تیل قریب ہے کہ آپ ہی آپ روشنی دینے اگرچہ اسے آگ نہ بھی چھوئے وہ نور پر نور ہے اللہ تعالی

اپنے نور کی طرف جسے چاہے راہنمائی کرتا ہے ، اللہ تعالی لوگوں کے لیے یہ مثالیں بیان فرمارہا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کے حال سے بخوبی واقف ہے }. النور(35) ۔

اور اللہ تعالی نے سورۃ المومنون میں فرمایا ہے کہ :

.{ اور وہ درخت جو طور سیناء سے نکلتا ہے تیل پیدا کرتا اور کھانے والے کے لیے سالن ہے }. المومنون (20) ۔

اس کا ذکر فرمان نبوی میں بھی ملتا ہے ، ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( زیتون کا تیل کھایا اور اسے لگایا کرو اس لیے کہ وہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے ) سنن ترمذی حدیث نمبر (1775) اور یہ صحیح الجامع میں بھی ہے ۔

وہ درخت جو اللہ تعالی نے یونس علیہ السلام کے لیے بطور علاج اور غذا اگایا تھا ، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

.{ اور بلاشبہ یونس علیہ السلام نبیوں میں سے تھے ، جب وہ بھاگ کر ایک بھری کشتی پر پہنچے ، پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے ، تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے ، اور اگر وہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے ، تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس ( مچھلی ) کے پیٹ میں ہی رہتے ، تو انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے اور ہم نے ان پر ایک سایہ کرنے والا بیل دار درخت اگا دیا }. الصافات (139–146) ۔

مفسرون یہ کہتے ہیں کہ یقطین کدو کی بیل ہے ، اور بعض نے اس کے فوائد ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تیزی سے اگتا ہے اور اس کے پتے چوڑے اور بڑے ہونے کی بنا پر سایہ دار ہوتے ہیں اور اس کے قریب مکھیاں نہیں جاتیں اور کا پھل بہت مغذی ہوتا ہے ، اور وہ کچا اور پکا کر اور اس کا چھلکا بھی کھایا جاتا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ وہ کدو پسند فرمایا کرتے اور پلیٹ میں سے تلاش کیا کرتے تھے ۔ تفسیر ابن کثیر ۔

آسمان میں وہ عظیم درخت جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جد امجد ابراھیم علیہ السلام کو دیکھا تھا ۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کے قصہ میں فرمایا کہ :

پھر ہم ایک سر سبز و شاداب باغ میں آئے جس میں ایک عظیم درخت تھا اور اس کے نیچے ایک بوڑھا اور بچے بیٹھے تھے اور درخت کے قریب ہی ایک آدمی آگ جلا رہا تھا ، تو مجھے درخت پر لے گئے اور مجھے ایک گھر میں داخل کیا اس جیسا خوبصورت اور اس سے افضل گھر میں نے آج تک نہیں دیکھا اس میں جس میں مرد و عورت بوڑھے بچے نوجوان تھے ، پھر مجھے وہاں سے نکال کر درخت پر لے گئے اور ایک خوبصورت اور افضل گھر میں داخل کیا جس میں بوڑھے اور جوان تھے میں نے کہا تم نے مجھے آج رات گھمایا پھرایا ہے تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے بارہ میں مجھے بتاؤ ، تو وہ کہنے لگے جی ہاں ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس درخت کے نیچے ابراھیم علیہ السلام اور ان کے ارد گرد لوگوں کی اولاد تھی ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1270) ۔

سدرۃ المنتھی : بیری کا درخت جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے وقت آسمان میں جبریل امین علیہ السلام کو اس درخت کے پاس دیکھا ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{ اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا سدرۃ المنتھی کے پاس اسی کے پاس جنۃ الماوی ہے جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز اس پر چھا رہی تھی ، نہ تو نگاہ بہکی اور نہ ہی حد سے بڑھی ، یقینا اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں }. النجم (13–18) ۔

**.{جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز اس پر چھارہی تھی}**.کی تفسیر میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث نقل کی ہے.جس میں ہے کہ "تو اس پر ایسے رنگ چھاگئے جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کونسے ہیں ۔

اور ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ اسے فرشتوں نے ڈھانپ لیا ، اور مسلم کی روایت میں ہے کہ "جب اسے اللہ تعالی کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے اسے چھپا رکھا تو اس میں تغیر آگیا ، تو اللہ تعالی کی مخلوق میں کوئی ایسا نہیں جو اس کے حسن کی صفت بیان کرے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں اس کا ذکر کیا ہے کہ جب انہیں جبریل علیہ السلام آسمان پر لے گئے اور اللہ تعالی کے حکم سے ایک کے بعد دوسرا آسمان گزرتے رہے حتی کہ ساتویں آسمان میں داخل ہوگئے تو کہنے لگے پھر میرے سامنے سدرۃ المنتھی ظاہر کی گئی تو اس کے بیر (پھل) ھجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے تھے ، تو وہ کہتے ہیں کہ یہی سدرۃ المنتھی ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3598) ۔

اور سدرۃ المنتھی کے نام کا سبب صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں.بیان کیا گیا ہے.جس میں ہے کہ :

زمین سے جو بھی اوپر چڑھتا ہے وہ اس جگہ جا کر اس کی انتھاء ہوجاتی ہے تو وہاں سے اسے لے لیا جاتا ہے ، اور اترنے والے کی انتھاء بھی یہیں ہوتی ہے تو وہاں سے اسے لے لیا جاتا ہے ۔

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : سدرۃ المنتھی اس لیے کہا جاتا ہے کہ فرشتوں کی پہنچ وہاں تک ہی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نے وہاں سے تجاوز نہیں کیا ۔

اور یہی وہ درخت ہے.جس تک ہر مرسل نبی اور مقرب فرشتے کا علم ختم ہوجاتا ہے ، اور اس درخت کے بعد (یعنی اوپر) غیب ہے جسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا یا پھر اسے علم ہوتا ہے جسے اللہ تعالی بتا دے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شھداء کی ارواح یہاں تک جاتی ہیں ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ (فاذا نبقھا) نبق معروف ہے جو کہ بیری کا پھل اور جسے ہم بیر کہتے ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (مثل قلال ھجر) خطابی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ القلال کسرہ کے ساتھ یہ قلہ کی جمع ہے اور مٹکے کو کہا جاتا ہے یعنی کہ اس کے بیر مٹکے جتنے بڑے تھے اور مخاطبوں کے ہاں معروف ہونے کی بنا پر اس کی مثال.بیان کی گئی ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسل کا (ھجر) کہنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ.جس طرح ھجر شھر کے مٹکے بڑے ہوتے ہیں اسی طرح وہ بیر بھی بڑے تھے ، اور نبی صلی اللہ نے یہ فرمایا کہ (واذا ورقھا مثل آذان الفیلۃ) یعنی ان کے پتے ہاتھی کے کانوں کے طرح بڑے بڑے تھے ۔

جنت میں شجرۃ طوبی :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ.بیان کرتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ :

(جنت میں ایک ایسا درخت ہے.جس کے سائے میں گھڑسوار سو برس تک بھی چلتا رہے تو وہ ختم نہیں ہوگا ، اور اگر تم چاہتے ہو تو اللہ تعالی کا فرمان پڑھ لو (وظل ممدود) اور ایک لمبا سایہ) صحیح بخاری حدیث نمبر (4502) ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

طوبی جنت میں ایک ایسا درخت ہے.جس کے خوشوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلیں گے اوراس کی مسافت سو برس کی ہے ۔ اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے اور صحیح الجامع (3918) میں بھی ہے ۔

عقبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اوران سے حوض کا پوچھا اورجنت کا بھی ذکر کیا پھر اعرابی کہنے لگا : کیا اس میں پھل بھی ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں اوراس میں ایک ایسا درخت بھی ہے جسے طوبی کا نام دیا جاتا ہے ، وہ کہنے لگا کہ ہماری زمین کے درختوں میں سے کونسا ایسا درخت ہے جو طوبی سے مشابھت رکھتا ہو ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے علاقے کا کوئ بھی درخت اس سے مشابھت نہیں رکھتا ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہنے لگے کیا تو شام گیا ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام میں اس کے مشابہ درخت پایا جاتا ہے جسے وہ جوزہ کا نام دیتے ہیں وہ صرف ایک ہی تنے پراگتا اوراوپر سے بچھ جاتا ہے ۔

اس اعرابی نے کہا کہ اس کی جڑکتنی بڑي ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تواونٹ میں سے جذعہ (جس کی عمر چار برس ہو) لے کرنکلے تواس کی اصل کا احاطہ نہیں کرسکتا حتی کہ وبوڑھا ہوجائے ۔

وہ اعرابی کہنے لگا کیا جنت میں انگور ہیں ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس نے کہا کہ اس کا خوشہ کتنا بڑا ہوگا ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خوشہ یا گچھہ اتنا بڑا ہوگا کہ کوا ایک مہینہ بھی اڑتا رہے تواس کی مسافت ختم نہیں ہوگی ۔

اعربی نے کہا کہ انگور کا ایک دانہ کتنا بڑا ہوگا ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے باپ نے کبھی بہت بڑا بکرا ذبح کیا ہے ؟ اس نے کہا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کی کھال اتار کر تیری ماں کو دی اور کہا ہو کہ اس سے ڈول بنا لو ؟ تو اعرابی کہنے لگا جی ہاں ۔

تو اعرابی یہ کہنے لگا یہ ایک دانہ مجھے اور میرے گھر والوں کو بھوک مٹا دے گا ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اور تیرے عام قبیلہ والوں کی بھی ۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اسے مسند احمد میں روایت کیا ہے ۔

زقوم ( یعنی تھور ) کا درخت جو کہ جہنمیوں کا کھانا ہوگا :

یہ وہی درخت ہے.جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا.جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

**{اور قرآن مجید میں ملعون درخت}** ۔

اوراس کے بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :

**{پھر تم اے گمراہو جھٹلانے والو! تم ضرور تھوہر کا درخت کھانے والے ہو اوراسی سے تم اپنا پیٹ بھرنے والے ہو پھراس پر گرم کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو، پھر پینے والے بھی اس کی جس طرح پیاسے اونٹ پیتے ہیں یہ ہوگی قیامت کے دن ان کی مہمانی}** الواقعۃ ( 51 – 56 ) ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بھی فرمایا :

{بلاشبہ زقوم (تھوہر) کا درخت گنہگار کا کھانا ہے، جو تلچھٹ کی طرح ہے اور کھولتا رہتا ہے. جس طرح کہ تیز گرم پانی ہو، اسے پکڑلو پھر گھسیٹتے ہوئے جہنم کے درمیان پہنچاؤ پھر اس سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ، (اسے کہا جائے گا) چکھتا جا تو تو بڑا ہی عزت اور وقار و اکرام والا تھا، یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے}. الدخان (43–50) .

اور اللہ تبارک و تعالی نے یہ بھی فرمایا :

{کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم (تھوہر) کا درخت، جسے ہم نے ظالموں کے لیے سخت آزمائش بنا رکھا ہے، بلاشبہ وہ درخت جہنم کی جڑمیں سے نکلتا ہے، جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں، جہنمی اسی درخت سے کھائیں گے، اور اسی سے پیٹ بھریں گے، پھر اس پر گرم جلتے پانی کی ملونی ہوگی، پھر ان کا جہنم کی آگ کی طرف لوٹنا ہوگا}. الصافات (62–68) .

وہ درخت جس کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے موت اور عدم فرار پر بعیت لی تھی :

جس طرح کہ حدیبیہ کے مقام پر یہ واقع اس وقت پر پیش آیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی خیانت کی خبر پہنچی، اور یہی وہ درخت ہے جس کا قرآن مجید بھی ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے :

{یقینا اللہ تعالی مومنوں سے خوش ہوگیا جبکہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے}. الفتح (18) .

وہ درخت جس کے پاس کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا کھجور کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، تو ایک انصاری عورت یا مرد کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر نہ بنا دیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو بنا سکتے ہو تو صحابہ اکرام نے ایک منبر تیار کر دیا تو جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو وہ کھجور کا تنا بچے کی طرح بلک بلک کر رونے لگا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے اور اسے اپنے سینہ سے لگایا تو اس کی وہ آواز تھم گئی راوی کہتے ہیں کہ جب بھی وہ اپنے پاس ذکر سنتا تو وہ روتا تھا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3319) .

وہ درخت جس کے پاس اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے کلام کی اور انہیں نبوت دی :

فرمان باری تعالی ہے :

{پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دیئے گئے کہ اے موسی (علیہ السلام) یقینا میں ہی سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں}. القصص (30) .

وہ درخت جس سے آدم اور حواء علیہما السلام کو منع کیا گیا تھا :

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری زوجہ جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے}. الاعراف (19) .

اوراللہ تبارک وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے :

.{لیکن شیطان نے اسے وسوسہ ڈالا، کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اوربادشاہت نہ بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو}.طہ (120) ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

.{توان دونوں کوفریب سے نیچے لے آیا، پس ان دونوں نے جب درخت کوچکھا تودونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اوردونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑجوڑکررکھنے لگے ، اوران کے رب نے ان کوپکارا کیا میں تم دونوں کواس درخت سے منع نہیں کرچکا تھا اوریہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے ؟}.الاعراف (22) ۔

ارزن کا درخت اللہ تعالی نے جس کے ساتھ کافر کی مثال بیان فرمائ :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مومن کی مثال اس کھیتی جیسی ہے جسے ہروقت ہوا ادھرادھر کرتی رہتی ہے اورمومن بھی ہروقت اسے مصائب آتے رہتے ہیں ، اورمنافق کی مثال ارزن کے درخت کی طرح ہے جوہلتا جلتا نہیں حتی کہ اس کی کٹائ کردی جائے ) صحیح مسلم حدیث نمبر (5024) ۔

اورایک روایت میں ہے کہ :

(کافر کی مثال ارزن کی طرح ہے جواپنی جڑوں پر تنا رہتا ہے اسے کوئ چیزادھر ادھر نہیں کرتی حتی کہ وہ ایک دفع ہی اکھیڑا جاتا ہے ) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ (الارزۃ) اہل لغۃ کہتے ہیں کہ یہ درخت معروف ہے جسے ارزن کہا جاتا اورصنوبر کے مشابہ ہوتا ہے جوکہ شام اورارمن میں پایا جاتا ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان (تستھد) یعنی وہ تغیر اختیار نہیں کرتا بلکہ ایک بارہی اکھیڑا جاتا ہے اس کھیتی کی طرح جوخشک ہوچکی ہو ۔

اورالجذبہ کا معنی ثابت اورسیدھا تنا ہوا ہے اورانجعاف کا معنی اقلاع یعنی اکھیڑنا ہے ۔

علماء کا کہنا ہے کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ مومن کواس کے بدن یا اہل وعیال یا پھر مال میں مصائب کا شکار رہتا ہے ، اوریہ سب کچھ اس کے گناہ کا کفارہ درجات کی بلندی کا باعث بنتے ہیں ، لیکن اس کے مقابلے میں کفار مصائب کا شکار کم ہوتے ہیں ، اوراگر کچھ نہ کچھ اسے مصائب آ بھی جائيں تووہ اس کے گناہوں کا کفارہ نہیں بنتے بلکہ وہ روزقیامت اسی طرح مکمل گناہوں سے حاضر ہوگا ۔ شرح صحیح مسلم للنووی ۔

وہ درخت جوروئیا صالحہ میں آیا اوراس نے وہی دعا پڑھی جوسجدہ تلاوت میں پڑھی جاتی ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورکہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کل رات نیند میں ایک خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تودرخت نے بھی میرے سجدے کی بنا پر سجدہ کیا میں نے سنا تووہ کہہ رہا تھا :

اے اللہ میرے لیے اپنے پاس اس کا اجر لکھ دے اوراس کے سبب سے میرے گناہ معاف کردے ، اوراپنی طرف سے میرے لیے یہ زخیرہ بنا دے اورمجھ سے بھی اسی طرح قبول فرما جس طرح کہ اپنے بندے داود علیہ السلام سے قبول کیا تھا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ والی آیت پڑھی اور سجدہ فرمایا، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی کلمات جو درخت نے کہے تھے اور اس آدمی نے بتائے تھے وہ سجدہ میں اسی طرح کہہ رہے تھے ۔ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ترمذی (528) میں روایت کیا ہے ۔

وہ دو درخت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کرتے وقت انہیں چھپانے کے لیے آپس میں مل گئے تھے :

یہ قصہ صحیح مسلم میں امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں :

(ہم ایک وسیع وعریض وادی میں اترے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں برتن میں پانی لے کر ان کے پیچھے چلا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو انہیں چھپنے کے لیے کچھ بھی نظر نہ آیا تو وادی کے دونوں کناروں میں دو درخت تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کی طرف گئے اور اس کی شاخ پکڑ کر کہنے لگے اللہ تعالی کے حکم سے میرے پیچھے چل تو وہ نکیل والے اونٹ کی طرح ان کے پیچھے چلنے لگا جیسے اسے کے چلانے والا اس سے کنٹرول کرتا ہو یہاں تک کہ وہ دوسرے درخت کے پاس آ گئے تو اس کی شاخ پکڑ کر کہنے لگے اللہ تعالی کے حکم سے میرے پیچھے چل تو وہ بھی ان کے پیچھے چلنے لگا حتی کہ وہ درمیانی جگہ پر آ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے حکم سے مجھ پر آپس میں مل جاؤ تو وہ دونوں آپس میں مل گئے، جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا علم نہ ہو جائے تو وہ اور بھی زیادہ دور ہو جائیں ۔

محمد بن عباد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ دور ہو جائیں تو میں وہیں بیٹھ کر اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا تو اچانک میری نظر پڑی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت اپنے اپنے تنے پر کھڑے ہو کر علیحدہ ہو چکے تھے ۔) صحیح مسلم حدیث نمبر (5328) ۔

ایسے درخت جن کا پھل خبیث اور گندی بدبو رکھتا ہے اور مسلمانوں کو یہ پھل کھا کر مسجد کے قریب جانے سے منع فرما دیا :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس نے بھی اس درخت سے پہلے تو لسن کہا اور پھر کہا کہ جس نے لہسن و بصل اور کراث کھایا تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے ۔ سنن نسائی حدیث نمبر (700) ۔

وہ درخت جو یھودیوں کو مسلمانوں کے لیے ظاہر کرے گا تاکہ آخری زمانے میں انہیں قتل کیا جائے لیکن غرقد کا درخت انہیں چھپائے گا :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

قیامت اس تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان یھودیوں سے قتال کر کے انہیں قتل نہ کر دیں حتی کہ یھودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپیں گے تو ہر درخت اور پتھر پکار کر کہے گا اے مسلمان میرے پیچھے یھودی چھپا ہوا ہے آ کر اسے قتل کر دو لیکن غرقد کا درخت یہ کام نہیں کرے گا اس لیے کہ وہ یھودیوں کے درختوں میں سے ہے ۔ یہ حدیث صحیح اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہے ۔

یہ کچھ درختوں کے بارہ میں معلومات تھیں جو کہ کتاب وسنت میں وارد ہوئے ہیں جس میں بہت ساری نصیحت و عبرتیں اور مثالیں ہیں ۔

اللہ تعالی سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ اس کے ساتھ ہمیں نفع سے نوازے، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ تعالی اعلم.